پیشکش: مجلسِ افتاء (دعوتِ اسلامی)

کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی مسائل پر ایک جامع اور اہم فتویٰ

کرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام

از: مفتی فضیل رضا قادری عطاری مدظلہ العالی

پیشکش

مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام رسالہ: کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام

از: مفتی فضیل رضا قادری عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی

پیشکش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

سن طباعت:

ناشر: مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی — فون: 021-32203311
- **لاھور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ — فون: 042-37311679
- **سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار — فون: 041-2632625
- **کشمیر**: چوک شہیداں، میرپور — فون: 058274-37212
- **حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن — فون: 022-2620122
- **ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ — فون: 061-4511192
- **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال — فون: 044-2550767
- **راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ — فون: 051-5553765
- **خان پور**: دُرانی چوک، نہر کنارہ — فون: 068-5571686
- **نواب شاہ**: چکرا بازار، نزد MCB — فون: 0244-4362145
- **سکھر**: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ — فون: 071-5619195
- **گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ — فون: 055-4225653
- **پشاور**: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

تقریظ جلیل

عالم نبیل، فاضلِ جلیل اُستاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

(رئیس دار الافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، ہند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ھو الفقہ الاکبر والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا محمد ھو الحدیث الاظہر وعلیٰ آلہ وصحبہ المصابیح الغرر۔

آجکل شہروں میں یہ فیشن چل پڑا ہے کہ ذراسی تکلیف کی وجہ سے یا محض تن آسانی کے لیے کچھ حضرات اسٹول (STool) یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے ہیں حالانکہ وہی لوگ گھر سے پیدل چل کر مسجد تک آجاتے ہیں اور دیر تک کھڑے کھڑے احباب سے باتیں کرتے ہیں جبکہ قیام بھی نماز کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ جو لوگ قیام پر قادر ہوتے ہوئے اسٹول یا کرسی پر نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی۔ اور بعض حضرات شرعاً معذور ہوتے ہیں جن سے قیام ساقط ہوتا ہے خواہ وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھیں یا اسٹول یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھیں ان کی نماز درست ہے۔
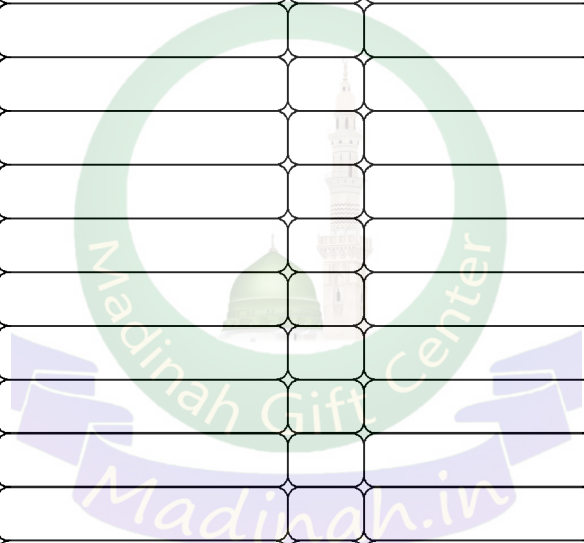
اس مسئلے پر جناب مولانا مفتی فضیل رضا عطاری زیدَ مجدُہٗ نے انتہائی تحقیقی فتویٰ لکھا جو ایک رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے یہ پورا فتویٰ میں نے پڑھ لیا ہے مفتی فضیل رضا صاحب نے بڑی کاوش و عرق ریزی سے احادیث اور فقہ کی روشنی میں یہ فتویٰ تحریر کیا ہے۔

ان کی یہ محنت قابل تحسین ولائق ستائش ہے ان شاء اللہ عزوجل یہ فتویٰ بہت سے لوگوں کی نماز کی اصلاح کا ذریعہ بنے گا۔

اس فتوے کی میں تصدیق کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل مفتی صاحب کی یہ خدمت قبول فرمائے اور انہیں دنیا و آخرت میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔
بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

محمد نسیم مصباحی

خادم التدریس والافتاء، الجامعۃ الاشرفیہ
مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی، الھند
۶ رجمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ / ۲۷ مارچ ۲۰۱۵ء

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ آج کل مساجد میں اس کا بہت رواج ہوگیا ہے لہٰذا وضاحت کے ساتھ اس کا جواب دیں تاکہ عوامُ النّاس کو اس حوالے سے شرعی رہنمائی حاصل ہوجائے؟ نیز کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص پورا قیام یا بعض صف سے آگے ہوکر کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور مساجد میں معذور افراد کیلئے کرسیاں کہاں رکھنی چاہئیں؟ مزید یہ کہ کرسی کے ساتھ لگے ہوئے تختوں پر بعض لوگ سر رکھ کر سجدہ کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے، یہ کہنا کہ مکروہِ تحریمی و گناہ ہے درست ہے یا نہیں؟ سائل: محمد عبداللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَاب

فرائض وواجبات اور سنّتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ ان نمازوں کو اگر بلا عذرِ شرعی بیٹھ کر پڑھیں گے تو ادا نہ ہوں گی اور اگر خود کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن ہو تو جتنی دیر اس طرح سہارے سے کھڑا ہوسکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، یہاں تک کے صرف تکبیرِ تحریمہ

کھڑے ہو کر کہہ سکتا ہے تو اتنا ہی قیام فرض ہے اور اگر اس کی بھی اِستطاعت نہ ہو یعنی نہ خود کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی چیز سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ کچھ دیر کے لئے ہی سہی تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ یونہی کھڑے ہونے میں پیشاب کا قطرہ آتا ہے یا چوتھائی سَتْر کُھلتا ہے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا لاغر و کمزور ہو چکا ہے کہ کھڑا تو ہو جائے گا مگر قراءت نہ کر پائے گا تو قیام ساقط[1] ہو جائے گا۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ سُستی و کاہلی اور معمولی دِقّت کو مجبوری بنانے سے قیام ساقط نہیں ہوتا بلکہ اس بات کا گمان غالب ہو کہ قیام کرنے سے مرض میں زیادتی ہو جائے گی یا دیر میں اچھا ہو گا یا نا قابلِ برداشت تکلیف ہو گی تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ملتی ہے۔

اس فرضیتِ قیام کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے جائے گا تو قیام نہ کر سکے گا، گھر میں پڑھے تو قیام کے ساتھ پڑھ سکتا ہے تو شرعاً حکم یہ ہے کہ گھر میں قیام کے ساتھ نماز پڑھے، اگر گھر میں جماعت میسر آ جائے تو فَبِہا ورنہ تنہا ہی قیام کے ساتھ گھر میں پڑھنے کا حکم ہے۔

الغرض سچی مجبوریوں کی بناء پر قیام ساقط ہوتا ہے، اپنی مَن گھڑت بنائی ہوئی نام کی مجبوریوں کا شرعاً کسی قسم کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا۔

تنبیہ: قیام کے ساقط ہونے کی ایک اہم صورت یہ بھی ہے کہ اگرچہ قیام پر قادر ہو مگر سجدہ زمین پر یا زمین پر اتنی اونچی رکھی ہوئی چیز پر کہ جس کی اونچائی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو کرنے سے عاجز ہو تو اس سجدۂ حقیقی سے عاجز ہونے کی صورت میں اصلاً قیام ساقط ہو جاتا ہے اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے ورنہ جب

---

[1] ...... یعنی معاف ہونا۔

قیام کے اوپر ذکر کئے گئے مسائل بیان کئے جاتے ہیں کہ ”اگر چہ تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہوکر کہہ سکتا ہے تو اتنا قیام فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی“ اور اس قسم کے مسائل جو اوپر ذکر کئے گئے تو ان مسائل کی بناء پر سجدہ نہ کر سکنے کی صورت میں عوامُ النّاس کو یہ شبہ لاحق[1] ہوتا ہے کہ قیام پر قدرت کے باوجود قیام کیسے ساقط ہو رہا ہے اور کَمَا حَقُّہٗ وہ ان مسائل کو سمجھ نہیں پاتے اس لئے دونوں صورتوں میں فرق ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

کرسی پر یا اس کے علاوہ بیٹھ کر پڑھنے کے حکمِ شرعی کی مزید وضاحت کے لئے دو جامع صورتیں ذکر کی جاتی ہیں اس باب کے مسائل کا لُبِّ لُباب ان سے اچھی طرح ذہن نشین ہوسکتا ہے۔

(1) قیام پر قدرت نہ ہو، بالکل قادر نہ ہو یا کچھ قیام پر قادر ہو پھر قدرت نہ رہے، مگر رکوع وسجدہ پر قادر ہے۔

اس صورت میں مریض جتنا قیام کرسکتا ہے اتنا قیام کرکے باقی نماز بیٹھ کر تو پڑھ سکتا ہے مگر چونکہ رکوع وسجود پر قادر ہے اس لئے درست طریقے سے پیٹھ جھکا کر رکوع کرنا ہوگا اور سجدہ بھی زمین ہی پر کرنا ہوگا زیادہ سے زیادہ بارہ اُنگل اونچی رکھی ہوئی چیز پر بھی سجدہ کرسکے تو اسی پر سجدہ کرنا ضروری ہے رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرنے سے اس کی نماز نہ ہوگی۔

اب اگر تأمُّل سے کام لیا جائے تو اس صورت میں اگر بیٹھنے والا زمین پر بیٹھا ہو تو رکوع اور سجدے کرنے میں اسے کوئی دِقّت نہ ہوگی لیکن اگر کرسی پر بیٹھا ہو تو سجدہ کرنے کے لئے اسے کرسی پر سے اُترنا پڑے گا اور سجدہ زمین پر درست

---

[1] ……یعنی درپیش ہونا۔

طریقے سے کرنے کے بعد دوبارہ کرسی پر بیٹھنا ہوگا، اس میں چونکہ دِقّت بھی ہے اور جماعت کے ساتھ پڑھنے والا اس طرح کرے تو بڑا عجیب وغریب منظر دِکھائی دیتا ہے، سجدہ بھی اسے صف سے آگے نکل کر کرنا پڑتا ہے، یوں صف کی درستگی میں بھی خلل آجاتا ہے۔

پھر اہم بات یہ کہ جب وہ سجدہ زمین پر کرنے پر قادر ہے تو قیام کے بعد اسے کرسی پر بیٹھنے کی ضرورت ہی کیا ہے جب بیٹھنا ہی اس کا غیر ضروری لغو وفضول ہے تو اسے ہرگز کرسی پر نہیں بیٹھنا چاہئے، اس طرح بیٹھنے والے یا تو بلاوجہ کی دِقّتوں میں پڑتے ہیں یا قادر ہونے کے باوجود رکوع وسجود کرسی پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے کرتے ہیں، یوں اپنی نمازوں کو فاسد کرتے ہیں۔

لہٰذا ایسوں کو زمین ہی پر بیٹھ کر رکوع وسجود درست طریقے سے بآسانی ادا کر کے نماز پڑھنی چاہئے تاکہ فساد اور ہر قسم کے خلل سے ان کی نماز محفوظ رہے۔

(2) رکوع وسجود دونوں پر قدرت نہ ہو یا صرف سجدے پر قادر نہ ہو تو اگرچہ کھڑا ہوسکتا ہو اس سے اصلاً قیام ساقط ہوجاتا ہے۔

لہٰذا اس صورت میں مریض بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے بلکہ اس کے لئے افضل بیٹھ کر پڑھنا ہے اور ایسا مریض اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کی بھی گنجائش ہے کہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے رکوع وسجود بھی اشارہ سے بآسانی کئے جاسکتے ہیں، یوں پوری نماز بیٹھے بیٹھے ادا ہوجائے گی، پہلی صورت کی طرح بے جا دِقّتوں اور فسادِ نماز وغیرہ کا اندیشہ اس صورت میں نہیں ہوتا۔

مگر چونکہ حتی الامکان دوزانوں بیٹھنا چاہیے کہ مستحب ہے اس لئے کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہیے، جس طرح آسان ہو زمین ہی پر بیٹھ کر نماز ادا کی جائے، دوزانوں بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانوں بیٹھنا مستحب ہے ورنہ جس میں آسانی ہو چار زانوں یا اُکڑوں یا ایک پاؤں کھڑا کر کے ایک بچھا کر اسی طرح بیٹھ جائے، ہاں اگر زمین پر بیٹھا ہی نہ جائے تو اس دوسری صورت میں کرسی یا اِسٹول یا تخت وغیرہ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ سکتے ہیں مگر بلا وجہ ٹیک لگانے سے پھر بھی احتراز کیا جائے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی جنہیں اجازت ہوتی ہے حتی الامکان انہیں ٹیک لگانے سے احتراز کرنا چاہیے اور ادب و تعظیم اور سنت کے مطابق اَفعال بجالانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس صورت میں چونکہ بیٹھ کر پڑھنے کی رخصت ملنے کا اصل سبب رکوع وسجود پر قادر نہ ہونا ہے اس لئے رکوع وسجود کا اشارہ کرنا ہوگا اور سجدے کے اشارہ میں رکوع سے زیادہ سر جُھکانا ضروری ہے، اس بات کا بھی خیال رکھا جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

کرسی پر بیٹھنے والا پورا قیام یا کچھ قیام صف سے آگے نکل کر کرے تو اس کا حکم

ممکنہ دو صورتیں بنتی ہیں: (1) صف کی سیدھ میں کرسی ہونے کی وجہ سے وہ خود صف سے آگے جدا ہو کر کھڑا ہوگا جیسا کہ عام طور پر لوگ کھڑے ہوتے ہیں (2) یا پھر کرسی صف سے پیچھے کر کے خود صف کی سیدھ میں کھڑا ہوگا تو بیٹھنے کی صورت

میں صف سے جدا ہوگا اور اس کی کرسی کی وجہ سے پچھلی صف بھی خراب ہوگی۔

لہٰذا دونوں صورتوں میں صف بندی میں خلل کی مکروہ صورت کا ارتکاب لازم آئے گا جبکہ صف کی درستگی کی احادیث میں بہت تاکید آئی ہے کہ صف برابر ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، کندھے، ٹخنے آپس میں محاذی یعنی ایک سیدھ میں ہوں۔

اب کرسی پر بیٹھنے والوں کا جائزہ لیا جائے تو جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں اگر وہ مجبوراً کرسی پر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو اسے کرسی پر بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھنی چاہئے تاکہ کھڑے ہونے کی صورت میں صف بندی میں خلل نہ آئے اور کراہت کا مرتکب نہ ہو۔ اور ہو سکے تو بغیر کرسی کے نماز پڑھے کہ اس صورت میں قیام کرنے اور پھر بیٹھ جانے دونوں صورتوں میں صف بندی میں خلل نہیں آتا۔

اور جو سجدہ پر قادر ہے پورے قیام پر قادر نہیں بعض پر قادر ہے اس کے لئے چونکہ ضروری ہے کہ جتنے پر قادر ہے اتنا قیام کرے یہاں تک کے تکبیرِ تحریمہ کہہ سکتا ہو تو وہی کھڑے ہو کر کہے ورنہ اس کی نماز نہ ہوگی لہٰذا ایسے شخص کے لئے جماعت کے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں شرعاً کوئی مجبوری نہیں ہو سکتی کہ جب سجدے پر وہ قادر ہے کچھ قیام بھی کر سکتا ہے تو قیام کے بعد اسے زمین ہی پر بیٹھنا ہوگا تو پھر کرسی کس کام کی ہے دوسروں کی رِیس میں محض راحت کے لئے بیٹھنا کیا عذر بن سکتا ہے ہرگز نہیں! اگر بیٹھنے اور اُٹھنے میں دِقّت ہوگی اس لئے تھوڑی دیر کے لئے

قیام کے بعد کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں تو انہیں تھوڑی دِقّت برداشت کر لینی چاہیے۔

لہٰذا ایسے حضرات صف میں زمین پر نماز پڑھیں، جتنا قیام کر سکتے ہوں صف میں کھڑے ہوں، باقی بیٹھ جائیں اور رکوع و سجود حقیقتاً کر کے اپنی نماز مکمل کریں، ہوسکتا ہے کہ بہت سے اس قسم کے لوگ محض کرسی کے چکر میں رکوع و سجود پر قادر ہونے کے باوجود اشارے سے نماز پڑھتے ہوں ان کی تو یوں نمازیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ انہیں جو درست مسئلہ بتائے، سمجھائے، اس پر عمل کی راہ دِکھائے، کرسی کی نفسیات کی وجہ سے بعض لوگ اسے دشمن سمجھتے ہیں انہیں ہوش کرنا چاہیے، سمجھانے والا ان کا دشمن نہیں خیر خواہ ہے، ان کی نمازوں کا تحفظ چاہتا ہے، انہیں اپنا عمل درست کر لینا چاہیے۔

مسجد میں دورانِ جماعت کرسیاں کہاں رکھنی چاہئیں

کرسیاں صف کے کناروں پر رکھی جائیں، صف کے درمیان رکھنے کی وجہ سے بلا وجہ نمازیوں کو وحشت ہوگی، صف درست کرنے میں بعض اوقات درمیان میں رکھی ہوئی کرسی کی وجہ سے خلل آتا ہے، صف بناتے ہوئے کھڑے کھڑے سرکنا آسان ہوتا ہے مگر کرسی بیچ میں رکھی ہو تو اسے سَرکاتے ہوئے صف درست کرنا مشکل کام ہے، عام طور پر کرسیاں کنارے ہی پر رکھی جاتی ہیں یہی مناسب ہے مگر بعض مساجد میں دائیں بائیں کے کناروں پر لائن سے چار پانچ کرسیاں سجائی ہوتی ہیں بعض کرسی پر بیٹھنے والے تکبیرِ اُولیٰ سے پہلے آجاتے ہیں بعض کرسیاں خالی ہوتی ہیں عین نماز شروع ہوتے وقت وہی دِقّت کہ خالی کرسیوں کو اُٹھانے

میں کرنی پڑتی ہے، بعض لاپرواہی سے ایسے ہی نیت باندھ لیتے ہیں صف پوری نہیں کرتے، اس جانب بھی توجہ دینی چاہئے، پہلے سے کرسیاں نہ سجائی جائیں، کوئی معذور و مریض ہوگا تو پہلی دوسری تیسری جس صف میں اسے جگہ ملے گی اسی کے کنارے اپنی کرسی رکھ لے گا۔

عام طور پر کرسیوں کی دیکھ بھال بھی مسجد کے مؤذن اور خادم کو کرنی ہوتی ہے یہ بھی بلاوجہ کی ایک دِقّت ان کے سر ڈالنا ہے، بعض اوقات بعض بزرگوں کی مسجد کے مؤذن یا خادم سے اُلجھنے اور انہیں جھاڑنے کی خبریں بھی ملتی رہتی ہیں اور بہت سے لوگوں نے ہوسکتا ہے اس کا مُشاہدہ بھی کیا ہو، اس لئے کرسی پر اگر مسجد میں بیٹھنا ہی ہے تو تمام تر شرعی اور عقلی تقاضوں اور احتیاطوں کے ساتھ بیٹھا جائے تاکہ نماز بھی درست ادا ہو اور دوسرے نمازیوں کو بھی کسی قسم کی پریشانی و وحشت نہ ہو۔

ایک اور مسئلہ جو عام طور پر جُمُعہ کی نماز میں دیکھا جاتا ہے کہ کرسیاں چونکہ اگلی صفوں میں کناروں پر رکھی ہوتی ہیں اور بعض معذور و مجبور حضرات دیر میں آتے ہیں اور دورانِ خطبہ اپنی کرسی تک پہنچنے کے لئے گردنوں کو پھلانگتے ہوئے جاتے ہیں، یہ بھی جائز نہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ ”جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔“[1] صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث میں لفظ ”اتخذ جسرًا“ واقع ہوا ہے اس کو معروف و مجہول دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور یہ ترجمہ معروف

[1] ......سنن الترمذی، ابواب الجمعة، باب ما جاء فی کراهية التخطی يوم الجمعة، ۲/۴۸، الحديث:۵۱۳.

کا ہے اور مجہول پڑھیں تو مطلب یہ ہوگا کہ خود پُل بنا دیا جائے گا یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پُل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر سے چڑھ کر لوگ جائیں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خطبہ فرما رہے تھے، ارشاد فرمایا: بیٹھ جا! تو نے ایذا پہنچائی۔ (1) (2)

تنبیہ: جماعت سے نماز پڑھنے والا کرسی پر بیٹھ کر پڑھے۔ اس حوالے سے کافی تفصیل بیان ہو چکی کہ جس کا پڑھنا جائز بھی ہے اُسے بھی چاہئے کہ صف بندی میں خلل نہ آئے، نمازیوں کو وحشت نہ ہو اس کا خیال رکھے! لیکن منفرد ہو یا جماعت کے ساتھ پڑھنے والا اگر مجبوراً کرسی پر بیٹھ کر نماز احتیاط کے ساتھ پڑھے کہ اس کی گنجائش ہے اس میں حرج نہیں، تو ایسوں کو کرسی پر سے اُٹھانے میں بے جا شدت برتنا اور انہیں مُتَنَفِّر کرنے کی بھی ہرگز اجازت نہیں۔ فساد کی، کراہت و خلل پر مشتمل اور اجازت کی صورتوں کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے! انہیں خَلْط مَلْط نہ کیا جائے۔

اس فتویٰ میں مسائل کافی سَہْل کر کے بیان کئے گئے ہیں مگر پھر بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں کو کسی مُعْتَمَد عالِم یا مُسْتَنَد مفتی سے سمجھنے کی حاجت رہے۔

---

(1)......سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعة، ۱/۴۱۳، الحدیث: ۱۱۱۸.

(2)......بحوالہ بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/۷۶۱،۷۶۲۔

نوٹ: چونکہ ان اَہم مَسائل سے بہت سے لوگ غافل ہیں اور دوسروں کی رِیس میں کرسی پر سوار تو ہو جاتے ہیں مگر ضروری مسائل سے غافل ہو کر اپنی نمازوں کو خراب کرتے ہیں، اس لئے ان مسائل کی بھرپور طریقے سے اِشاعت کر کے عامّۃُ النّاس کو غلطیوں سے بچانا چاہیے۔ بالخصوص مساجد کے اَئِمّہ وخُطَباء اگر وقتاً فوقتاً انہیں بیان کرتے رہیں تو بہت سے لوگوں کا بَھلا ہوگا بلکہ ضروری مسائل بغیر دَلائل کے علیحدہ کر کے مساجد وغیرہ اَہم جگہوں پر آویزاں کرنا بھی مفید ثابت ہوگا۔

مُتعَلِّقہ جُزئِیّات

چنانچہ بخاری شریف میں ہے: عن عمران بن حصین رضی اللہ عنه قال كانت بي بواسير فسألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فقال صل قائمًا فإن لم تستطع فقاعدًا فإن لم تستطع فعلى جنب یعنی حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے (اس مرض میں) نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر تمہیں اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھو۔ (1)

کنز الدقائق میں ہے: "تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدًا يركع ويسجد وموميًا ان تعذر وجعل سجوده اخفض ولا

(1)......صحیح البخاری، کتاب تقصیر الصلاۃ، باب اذا لم یطق قاعدًا صلی علی جنب، ۱ / ۳۸۰، الحدیث: ۱۱۱۷.

یرفع الی وجهه شیئًا یسجد علیه فان فعل وهو یخفض رأسه صح والا لا"یعنی (مریض) پر اگر قیام کرنا مُتَعَذَّر ہو یا اسے قیام کرنے کی صورت میں مرض بڑھ جانے کا خوف ہو تو بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا کرے، اور اگر حقیقتاً رکوع وسجود بھی متعذر رہوں تو اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کی بنسبت پَست کرے، اور کوئی چیز پیشانی کے قریب اُٹھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں لیکن اگر کوئی چیز اُٹھا کر اس پر سجدہ کر لیتا ہے تو اگر سجدہ میں بنسبت رکوع کے زیادہ سر جُھکایا تو نماز ہوگئی ورنہ نہیں ہوگی۔[1]

منیہ کی شرح حلبی کبیر میں عُمدَۃُ الْمَحَقِّقِین علّامہ فہّامہ ابراہیم حلبی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں: (والثانیة) من الفرائض (القیام ولو صلی الفریضة قاعدًا مع القدرة علی القیام لا تجوز) صلٰوته بخلاف النافلة علی ما یاتی ان شاء اللّٰه تعالٰی (وان عجز المریض عن القیام) عجزًا حقیقیًا او حکمیًا کما اذا قدر حقیقةً لکن یخاف بسببه زیادة مرض او بطؤ برء او یجد الما شدیدًا (یصلی قاعدًا یرکع و یسجد) لحدیث عمران بن حصین اخرجه الجماعة الا مسلمًا قال کانت بی بواسیر فسألت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن الصلٰوة فقال صل قائمًا فان لم تستطع فقاعدًا فان لم تستطع فعلی جنب زاد النسائی فان لم تستطع فمستلقیا لایکلف اللّٰه نفسًا الا وسعها اما اذا کان یقدر علی القیام لکن یلحقه نوع مشقة من غیر الم شدید ولا خوف

1 ...... کنزالدقائق مع شرحه بحر الرائق، ٢ / ١٩٧.

ازدياد مرض او بطؤ برء فلا يجوز له ترك القيام ولو قدر عليه متكئًا على عصا او خادم قال الحلوانی الصحيح انه يلزمه القيام متكئًا ولو قدر على بعض القيام لا كله لزمه ذلك القدر حتى لو كان لا يقدر الا على قدر التحريمة لزمه ان يتحرم قائمًا ثم يقعد (فان لم يستطع الركوع والسجود) قاعدًا ايضًا (اومى براسه) لهما ايماء (وجعل السجود اخفض من الركوع و لا يرفع الى وجهه شيئًا يسجد عليه) من وسادة او غيرها.......... (وان قدر) المريض (على القيام دون الركوع و السجود) اى كان بحيث لو قام لايقدر ان يركع ويسجد (لم يلزمه القيام عندنا) بل يجوز ان يومى قاعدًا وهو افضل خلافًا لزفر والثلاثة..... (و ذكر فى الذخيرة) انه (اذا قدر على القيام والركوع دون السجود) يعنى يقدر ان يقوم واذا قام يقدر ان يركع ولكن لا يقدر ان يسجد (لم يلزمه القيام وعليه ان يصلى قاعدًا بالايماء) فقوله لم يلزمه القيام يفهم منه انه يجوز له الايماء فى كل من القيام و القعود وقوله وعليه ان يصلى قاعدًا يفهم منه ان القعود لازم وانه لا يجوز الايماء قائمًا (و) لكن (اكثرالمشايخ على انه) لايجب عليه الايماء قاعدًا بل (يخير ان شاء صلى قائمًا بالايماء وان شاء صلى قاعدًا بالايماء) لكن الايماء قاعدًا افضل لقربه من السجود **یعنی فرائضِ نماز میں سے** (دوسرا فرض قیام ہے، اگر کوئی شخص قیام پر قدرت رکھنے کے باوجود بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے گا تو) اس کی وہ نماز (درست نہیں ہوگی) بخلاف نفل کے، اس کی تفصیل اِنْ شَآءَاللّٰہ آگے (اس کے مقام پر) مذکور ہوگی۔

(اگر مریض قیام کرنے سے عاجز ہو)، چاہے وہ عجز حقیقی ہو یا حکمی مثلاً: فِی نَفْسِہٖ قیام پر قادر تو ہے مگر قیام کی وجہ سے مرض بڑھ جانے یا دیر سے صحت یاب ہونے کا خوف ہو، یا قیام کی وجہ سے شدید درد محسوس ہوتا ہو تو ان صورتوں میں (بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا کرے گا)، اس کی دلیل حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ کی روایت ہے کہ جسے امام مسلم کے علاوہ محدثین کی جماعت نے روایت کیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی تو میں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اس کی اِستطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی اِستطاعت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھو، نسائی شریف کی روایت میں مزید اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ اور اگر اس کی بھی اِستطاعت نہ ہو تو چت لیٹ کر نماز پڑھو، اللّٰہ تعالٰی کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔''

البتہ اگر قیام پر قادر بھی ہو اور تھوڑی بہت مشقت اسے ہوتی ہے مگر قیام کی وجہ سے اسے درد شدید نہیں ہوگا اور نہ ہی مرض بڑھنے یا دیر سے شفایاب ہونے کا خوف ہے تو (اس معمولی سی تکلیف کی وجہ سے) قیام ترک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ عصا یا خادم پر ٹیک لگا کر قیام کر سکتا ہو تو امام حَلْوانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں کہ صحیح قول کے مطابق اس شخص پر ٹیک لگا کر قیام کرنا لازم ہے، اور اگر کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے تو اسی قدر قیام لازم ہے حتّٰی کہ اگر صرف تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہو کر کہہ سکتا ہے تو اتنا ہی لازم ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہے پھر بیٹھ جائے۔ (اور اگر مریض رکوع و

سجود پر بھی قادر نہ ہو تو) بیٹھ کر (اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کی بنسبت زیادہ پست کرے اور سجدہ کے لئے پیشانی کی طرف) تکیہ وغیرہ (کوئی چیز نہ اُٹھائے)..... اور مریض (اگر کھڑا ہوسکتا ہے مگر رکوع وسجود نہیں کرسکتا تو ہمارے نزدیک اس پر قیام لازم نہیں)، وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی اس کے لئے **افضل** ہے برخلاف امام زُفَر اور ائمۂ ثَلاثہ کے.....(ذخیرہ میں مذکور ہے کہ جو شخص قیام ورکوع پر قادر ہو مگر سجدہ پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر قیام لازم نہیں ہے، اس پر لازم ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرے)، اھ۔صاحبِ ذخیرہ کے فرمان "لم یلزمه القیام" سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اسے دونوں صورتوں کی اجازت ہے کہ کھڑے ہو کر اشارے سے نماز پڑھے یا بیٹھ کر بہر صورت جائز ہے لیکن آگے ذکر کردہ عبارت "علیه ان یصلی قاعدًا" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پر قُعُود لازم ہے، کھڑے ہو کر اشارے سے ادا کرنے کی اجازت نہیں، لیکن (اکثر مشائخ کا مذہب یہ ہے کہ) اس پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے (اسے اختیار ہے کہ کھڑے ہو کر اشارے سے نماز ادا کرے یا بیٹھ کر) البتہ بیٹھ کر ادا کرنا **افضل** ہے کہ یہ سجدہ کی حالت سے زیادہ قریب ہے۔[1]

تنویر الابصار و دُرِّ مختار میں ہے: "(ومنها القیام فی فرض) وملحق به وسنة فجر فی الاصح (لقادر علیه) وعلی السجود، فلو قدر علیه دون السجود ندب ایماؤه قاعدًا و کذا من یسیل جرحه لو سجد وقد یتحتم القعود کمن یسیل جرحه اذا قام او یسلس بوله او یبدو ربع عورته او

❶......از: حلبی کبیر، ص ٢٦١-٢٦٦، ملتقطًا.

یضعف عن القراء ة اصلًا او عن صوم رمضان و لو اضعفه عن القیام الخروج لجماعة صلی فی بیته قائمًا به یفتی خلافًا للاشباہ" یعنی انہیں فرائض میں سے نماز فرض اور اس سے ملحق (یعنی واجب) اور اَصَح قول پر سنّتِ فجر میں بھی قیام پر قادر شخص کیلئے قیام فرض ہے اور قادر سے مراد وہ شخص ہے کہ جو قیام اور سجدہ دونوں پر قادر ہو لہٰذا اگر کوئی شخص قیام پر تو قادر ہے مگر سجدہ پر قادر نہیں تو اس کے لئے بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرنا مُسْتَحَب ہے یونہی وہ شخص کہ سجدہ کرنے کی صورت میں جس کا زخم بہتا ہو (اس کے لئے بھی بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرنا مستحب ہے) اور کبھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا ہی مُتَعَیَّن و لازم ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ شخص کہ کھڑے ہونے سے جس کا زخم بہتا ہو یا پیشاب کے قطرے آتے ہوں یا کھڑے ہونے کی وجہ سے چوتھائی سَتْر کُھل جائے گا یا قیام کرنے کی صورت میں قِراءَت بالکل بھی نہیں کر سکے گا یا رمضان کے روزے نہیں رکھ پائے گا (تو ان صورتوں میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھنا لازم ہے) اور اگر جماعت میں جانے کی وجہ سے قیام کرنے میں ضُعْف پیدا ہوتا ہے (یعنی اگر مسجد میں حُصولِ جماعت کے لئے جائے گا تو قیام نہیں کر سکے گا جبکہ یہاں گھر میں پڑھتا ہے تو قیام کے ساتھ نماز ادا کر لے گا) تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ گھر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرے گا اسی پر فتویٰ دیا گیا ہے، اشباہ میں مذکور قول کے برخلاف۔ (1)

مَتْن کی عبارت "لقادر علیه" کے تحت علّامہ شامی عَلَیْہِ الرَّحْمَة فرماتے

---

1 ......تنویر الابصار مع در مختار و رد المحتار، ۲ / ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ملتقطًا.

ہیں:"فلو عجز عنه حقيقةً وهو ظاهر او حكمًا كما لو حصل له به الم شديد او خاف زيادة المرض و كالمسائل الآتية فی قوله "وقد يتحتم القعود...الخ" فانه يسقط وقد يسقط مع القدرة عليه فيما لو عجز عن السجود كما اقتصر عليه الشارح تبعًا للبحر و يزداد مسالة اخرى وهى الصلاة فى السفينة الجارية فانه يصلى فيها قاعدًا مع القدرة على القيام عند الامام" یعنی اگر کوئی شخص حقیقتاً قیام سے عاجز ہو اور یہ صورت ظاہر ہے یا حکماً عاجز ہو جیسے قیام کی وجہ سے اسے شدید درد ہو گا یا مرض بڑھ جانے کا خوف ہے اسی طرح ''دُر'' کی عبارت "وقد يتحتم" میں جو صورتیں آرہی ہیں تو وہ بھی عجزِ حکمی میں داخل ہیں ان صورتوں میں بھی قیام ساقط ہو جائے گا، اور کبھی قیام پر قدرت کے باوجود بھی قیام ساقط ہو جاتا ہے جیسا کہ سجدہ سے عاجز ہونے کی صورت میں قیام ساقط ہو جاتا ہے، شارح عَلَيْهِ الرَّحْمَة نے ''بحر'' کی اتباع میں صرف اسی پر اقتصار کیا ہے اور اس پر ایک دوسرا مسئلہ اضافہ کیا جائے گا وہ چلتی ہوئی کشتی میں نماز ادا کرنے کا ہے کہ اگرچہ قیام پر قادر ہو امام اعظم عَلَيْهِ الرَّحْمَة کے نزدیک بیٹھ کر نماز ادا کرسکتا ہے۔

اور "فلو قدر عليه" کے تحت فرماتے ہیں:"اى على القيام وحده او مع الركوع كما فى المنية" یعنی صرف قیام پر قادر ہو یا قیام کے ساتھ رکوع پر بھی قادر ہو (بہر صورت حکم ایک ہے کہ جب سجدہ سے عاجز ہے تو قیام ساقط ہو جائیگا) جیسے کہ ''منیہ'' میں مذکور ہے۔[1]

[1] ......رد المحتار، ٢ / ١٦٤.

اسی میں ''صَلٰوۃُ الْمَرِیْض'' کے باب میں ایک مسئلہ کی تحقیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:"ان کان الموضوع مما یصح السجود علیه کحجر مثلًا ولم یزد ارتفاعه علی قدر لبنة اولبنتین فهو سجود حقیقي....... بل یظهر لی أنه لو کان قادرًا علی وضع شئ علی الأرض مما یصح السجود علیه أنه یلزم ذلك" کہ اگر وہ زمین پر رکھی چیز ایسی ہے کہ جس پر سجدہ کرنا درست ہے مثلاً پتھر پر کیا اور وہ ایک یا دو اینٹوں سے زیادہ بلند بھی نہیں تو اس پر کیا جانے والا سجدہ حقیقی سجدہ ہے.....بلکہ میرے لئے تو یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ اگر کوئی شخص زمین پر ایسی چیز کہ جس پر سجدہ صحیح ہو رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر ایسا کرنا لازم ہے۔[1]

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے ایک تحقیقی فتوے میں فرضیتِ قیام میں کوتاہی کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''آج کل بہت جُہّال[2] ذرا سی بے طاقتیٔ مرض یا کِبَرِ سِن[3] میں سِرے سے بیٹھ کر فرض پڑھتے ہیں حالانکہ اولاً ان میں بہت ایسے ہیں کہ ہمّت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر ادا کر سکتے ہیں اور اس ادا سے نہ ان کا مرض بڑھے نہ کوئی نیا مرض لَاحِق ہو نہ گر پڑنے کی حالت ہو نہ دورانِ سَر[4] وغیرہ کوئی سخت اَلَمِ شدید ہو صرف ایک گُونہ[5] مشقت و تکلیف ہے جس سے بچنے کو صراحۃً نمازیں کھوتے ہیں ہم نے مُشاہَدہ کیا ہے وہی لوگ جنہوں نے بحیلۂ ضُعف ومرض فرض بیٹھ کر پڑھتے اور وہی باتوں میں اتنی دیر

1 ......رد المحتار، ۲ / ۶۸۶.
2 ......یعنی ناواقف لوگ۔
3 ...... بڑھاپا۔
4 ...... سَر گھومنا/ چکرانا۔
5 ...... ایک طرح کی۔

کھڑے رہے کہ اُتنی دیر میں دس بارہ رَکْعَت ادا کر لیتے ایسی حالت میں ہرگز قُعُود کی اجازت نہیں بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض قیام سے ادا کریں۔'' کافی شرح وافی'' میں ہے:"ان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك القيام" اگر اَدنیٰ مشقت لاحق ہوتو ترکِ قیام جائز نہ ہوگا۔ (ت)

ثانیاً: مانا کہ انہیں اپنے تجربۂ سابِقَہ خواہ کسی طبیب مسلمان حاذِق عادِل مَسْتورُالْحال [1] غیر ظاہرُالْفِسق [2] کے اِخبار [3] خواہ اپنے ظاہر حال کے نظرِ صحیح سے جو کم ہمتی وآرام طلبی پر مبنی نہ ہو بظَنِّ غالب معلوم ہے کہ قیام سے کوئی مرضِ جدید یا مرضِ موجود شدید و مدید [4] ہوگا مگر یہ بات طولِ قیام میں ہوگی تھوڑی دیر کھڑے ہونے کی یقیناً طاقت رکھتے ہیں تو ان پر فرض تھا کہ جتنے قیام کی طاقت تھی اُتنا ادا کرتے یہاں تک کہ اگر صرف اَللّٰہُ اَکْبَر کھڑے ہو کر کہہ سکتے تھے تو اتنا ہی قیام میں ادا کرتے جب وہ غلبۂ ظن کی حالت پیش آتی تو بیٹھ جاتے یہ ابتدا سے بیٹھ کر پڑھنا بھی ان کی نماز کا مُفسِد ہوا۔

ثالثاً: ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی اپنے آپ بقدرِ تکبیر بھی کھڑے ہونے کی قوت نہیں رکھتا مگر عصا کے سہارے سے یا کسی آدمی خواہ دیوار یا تکیہ لگا کر کُل یا بعض قیام پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے کہ جتنا قیام اس سہارے یا تکیہ کے ذریعے سے کر سکے بجالائے، کُل تو کُل یا بعض تو بعض ورنہ صحیح مذہب میں اس کی نماز نہ ہوگی "فقد مر من الدر ولو متكئًا على عصا او حائط" (دُر کے حوالے سے گزرا اگرچہ عصا یا دیوار کے سہارے سے کھڑا ہو سکے۔ت)

---

1 ...... جس کا نیک یا بد ہونا لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ 3 ...... بتانا۔

2 ...... جس کا فِسق ظاہر نہ ہو۔ 4 ...... طویل۔

تبیین الحقائق میں ہے:"لو قدر علی القیام متکئًا (قال الحلوانی) الصحیح انه یصلی قائمًا متکئًا ولا یجزیه غیر ذلك وکذلك لو قدر ان یعتمد علی عصا او علی خادم له فانه یقوم ویتکئ"اگر سہارے سے قیام کرسکتا ہو(حلوانی نے کہا) تو صحیح یہی ہے کہ سہارے سے کھڑے ہو کر نماز ادا کرے اس کے علاوہ کفایت نہ کریگی اوراسی طرح اگر عصا یا خادم کے سہارے سے کھڑا ہوسکتا ہے تو قیام کرے اور سہارے سے نماز ادا کرے۔(ت)

یہ سب مسائل خوب سمجھ لئے جائیں باقی اس مسئلہ کی تفصیلِ تام [1] و تحقیق ہمارے فتاویٰ میں ہے جس پر اطلاع نہایت ضرور واہم کہ آجکل ناواقفی سے جاہل بعض مدعیانِ علم بھی ان احکام کا خلاف کرکے ناحق اپنی نمازیں کھوتے اور صراحۃً مُرتکبِ گناہ وتارِکُ الصّلوٰۃ ہوتے ہیں۔ [2]

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ بہارِشریعت میں ''فرضیتِ قیام کے بیان'' میں فرماتے ہیں:

(1) فرض و وتر وعیدین وسنّتِ فجر میں قیام فرض ہے کہ بلاعذرِ صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔

(2) اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میسر ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا۔

---

1 ......مکمل تفصیل۔

2 ......فتاویٰ رضویہ،۶/۱۶۰،۱۶۱۔

(3) کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقِط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی سَتر کُھلتا ہے یا قراءت سے مجبورِ محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔

(4) اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

تنبیہ ضروری ''آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بُخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجودِ قدرتِ قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اِعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں ان کا پھیرنا فرض۔''[1]

بہارِ شریعت میں ''مریض کی نماز کے بیان'' میں بھی اس حوالے سے ضروری مسائل درج ہیں چند منتخب مسائل ملاحظہ ہوں:

(5) جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر

---

1 ...... بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/۵۱۰، ۵۱۱۔

پڑھنے سے ضَرَر[1] لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا یا کھڑے ہوکر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد نا قابلِ برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔

(6) اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

(7) بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں دو زانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دو زانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔

(8) کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حَلْق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔

(9) اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پَست ہونا ضَروری ہے (سجدے کے لئے زیادہ سر نہ جُھکایا تو اشارے سے سجدہ ادا ہی نہ ہوگا نماز بھی نہ ہوگی) مگر یہ ضرور نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اُٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہِ تحریمی (گناہ) ہے خواہ خود اسی نے وہ چیز اُٹھائی

[1] ...... نقصان۔

ہو یا دوسرے نے۔

(10) اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقۃً رکوع و سجود پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اِقتدا کرسکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع وسجود کرسکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اَثنائے نماز[1] میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا مگر شرائطِ مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقۃً سجود نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لیے اشارہ ہوا لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کرسکتا اور اگر یہ شخص اَثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے پڑھے۔

(11) پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔[2]

بہارِ شریعت سے یہ کُل گیارہ مَسائل بیان ہوئے جو فرضیتِ قیام اور مریض کی نماز کے علیحدہ علیحدہ بیان میں مذکور ہیں، سہولت کے لئے ترتیب کے

---

1 ...... دورانِ نماز۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۷۲۰-۷۲۲، مختصراً۔

ساتھ ان پر نمبر ڈال دیئے ہیں، صرف ان گیارہ مسائل کو اگر تکرار کے ساتھ سمجھ کر ذہن نشین کرلیا جائے تو بیٹھ کر یا اشاروں سے نماز پڑھنے والوں پر ان کی نمازوں کا حکم صاف ظاہر ہو جائے گا بلکہ جو مریض و مجبور نہیں ہیں انہیں بھی ان مسائل کو سیکھ لینا چاہئے کہ کبھی خود بھی ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے ورنہ دوسرے مسلمان مریضوں کی حَتَّی الْاِمْکان شرعی رہنمائی کے حوالے سے کام آئیں گے

کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سر رکھ کر سجدہ کرنے کا حکم

کرسی کے آگے سجدے کیلئے ٹیبل نما تختی جو لگی ہوتی ہے کرسی پر بیٹھنے والے اس پر سر جما کر سجدہ کر لیتے ہیں ان کا یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ یہ حقیقتاً سجدہ نہیں بلکہ سجدے کا اشارہ ہے۔اور اشارہ سر سے کرنا ہوتا ہے اس کے ساتھ کمر جُھکانا ضروری نہیں، رکوع کے اشارے میں سر کو جُھکائیں اور سجدے کے اشارے میں اس سے زیادہ جُھکائیں، تو کرسی کے ساتھ لگی تختی پر سر رکھنا بالکل غیر ضروری ہے اور عام طور پر وہ لوگ ایسا کرتے ہیں جو مریض کی نماز پڑھنے کے ضروری مسائل سے واقف نہیں ہوتے انہیں نرمی کے ساتھ سمجھا دیا جائے کہ وہ ایسا نہ کریں۔

اور حقیقتاً سجدہ جن پر کرنا ضروری ہوتا ہے ان کا اس تختی پر سر رکھنے کو کافی سمجھنا اعلیٰ درجے کی جہالت ہے، ان کی نماز ہی نہیں ہوتی ہے، کرسی کی تختی پر سر رکھنے سے حقیقتاً سجدہ ادا نہیں ہوتا، جب سجدہ ادا نہیں ہوتا تو نماز بھی نہیں ہوتی، سجدہ زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی کسی ایسی چیز پر جس کی بلندی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو کیا جائے تو حقیقی سجدہ ادا ہوتا ہے، اس پر قادر نہ ہو تو قیام بھی اصلاً ساقط ہو جاتا

ہے، رکوع وسجود کے اشارے کرنے ہوتے ہیں جیسا کہ اس حوالے سے کافی تفصیل اوپر گزر چکی۔

لہٰذا سجدہ کا اشارہ کرنے والوں کا کرسی کی تختی پر سر رکھنا لغو و بے جا ہے مگر چونکہ اشارہ پایا گیا اس لئے ان کی نماز ہو جاتی ہے جبکہ حقیقی سجدہ پر قادر حضرات کا ایسا کرنا واضح طور پر ناجائز ہے، ان کی نمازیں اس سے برباد ہوتی ہیں۔

یاد رہے کہ جو مسئلہ حدیث شریف اور فقہی جُزئِیّات میں مذکور ہے کہ نمازی کا کوئی چیز اُٹھا کر سجدہ کرنا یا دوسرے کا اس کے لئے اُٹھانا مکروہِ تحریمی ہے اس کا کرسی کی تختی سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ خود اس کے ہاتھ میں یا کسی اور کے ہاتھ میں اس کے لئے بلند نہیں ہوتی بلکہ زمین پر رکھی کرسی کے ساتھ ہی لگی ہوتی ہے، اگر کوئی کرسی کی تختی پر سر رکھے گا تو اس بناء پر اسے مکروہِ تحریمی قرار دینا درست نہیں ہے۔

چنانچہ "ملتقی الابحر" میں ہے: "ولا يرفع إلى وجهه شيئًا للسجود." یعنی معذور شخص سجدہ کرنے کیلئے اپنے چہرے کی طرف کسی چیز کو بلند نہیں کرے گا۔(1)

اس کے تحت علامہ عبدالرحمٰن بن محمد کلیبولی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ ایک روایت نقل کرتے ہیں: "أن النبى صلى الله عليه وسلم عاد مريضًا فراه يصلى على وسادة فأخذها فرمى بها، وأخذ عودًا ليصلى عليه فأخذه فرمى به، وقال صل على الأرض إن استطعت و إلا فأوم و اجعل سجودك أخفض من ركوعك." یعنی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک بیمار شخص کی عیادت کے

❶......ملتقی الابحر مع شرحہ مجمع الانہر، ١ / ٢٢٨.

لئے گئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے دیکھا کہ وہ سامنے تکیہ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے تکیہ لے کر پھینک دیا۔اس نے ایک لکڑی لے لی۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس لکڑی کو بھی لے کر پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ سجدہ زمین پر کرو اگر اِستطاعت ہے ورنہ اشارے سے پڑھو اور سجدہ کرنے میں رکوع سے زیادہ جُھکو۔[1]

اسی میں بحوالہ قُہُستانی مذکور ہے کہ "لو سجد علی شئ مرفوع موضوع علی الأرض لم یکرہ." یعنی اگر کسی ایسی بلند چیز پر سجدہ کیا جو زمین پر رکھی ہوئی ہے تو مکروہ نہیں۔[2]

علامہ ابنِ نُجَیم مصری حَنَفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بحر الرائق میں نقل فرماتے ہیں:"روی ان عبد اللّٰہ بن مسعود دخل علی اخیہ یعودہ فوجدہ یصلی ویرفع الیہ عود فیسجد علیہ فنزع ذٰلك من ید من کان فی یدہ وقال ھٰذا شئ عرض لکم الشیطان اوم بسجودك وروی ان ابن عمر رأی ذٰلك من مریض فقال اتتخذون مع اللّٰہ الھۃ و استدل للکراھۃ فی المحیط بنھیہ علیہ السلام عنہ وھو یدل علی کراھۃ التحریم."یعنی حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ اپنے بھائی کی عیادت کرنے کے لئے گئے تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کوئی شخص ان کی طرف لکڑی بڑھاتا ہے اور وہ اس پر سجدہ کرتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس

1 ......مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، ۱ / ۲۲۸.

2 ......مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، ۱ / ۲۲۸.

کے ہاتھ سے لکڑی پکڑ لی اور فرمایا یہ چیز تمہیں شیطان نے پیش کی ہے بس تم اشارے سے ہی سجدہ کرو۔ اسی طرح حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو خدا ٹھہراتے ہو۔ اور محیط میں اس کراہت پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منع فرمانے سے اِستدلال کیا گیا ہے اور آپ کا وہ فرمان کراہتِ تحریمی پر دلالت کرتا ہے۔[1]

علّامہ فہّامہ علاؤُالدِّین حَصۡکَفِی عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ بھی دُرِّ مختار میں فرماتے ہیں: "(ولا يرفع الى وجهه شيئًا يسجد عليه) فإنه يكره تحريمًا (فإن فعل) بالبناء للمجهول ذكره العينى (وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح) على أنه إيماء لا سجود إلا أن يجد قوة الأرض" یعنی اپنی پیشانی کی طرف سجدہ کرنے کے لئے مریض کوئی چیز نہیں اُٹھائے گا کیونکہ ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہے، پھر اگر سجدہ کے لئے کوئی چیز اُٹھائی گئی (مجہول کا صیغہ ہے جیسا کہ علامہ عینی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اسے ذکر فرمایا ہے) تو اگر رکوع کی بنسبت سجدہ کے لئے زیادہ پست ہوا تھا تو نماز درست ہوئی مگر یہ اشارہ ہی قرار پائے گا (حقیقی سجدہ نہیں) اِلَّا یہ کہ اس چیز سے زمین کی طرح سختی محسوس ہو (کہ اب یہ حقیقی سجدہ ہے)۔[2]

"دُر" کی عبارت "يكره تحريمًا" کے تحت رَدُّ المحتار میں ہے: "قال فى البحر واستدل للكراهة فى المحيط بنهيه عليه الصلوة والسلام عنه وهو يدل على كراهة التحريم اهـ وتبعه فى النهر اقول: هذا محمول على ما

❶ ......بحر الرائق شرح كنز الدقائق، ٢ / ٢٠٠.

❷ ......در مختار مع رد المحتار، ٢ / ٦٨٥، ٦٨٦.

اذا کان یحمل الی وجھه شیئًا یسجد علیه بخلاف ما اذا کان موضوعًا علی الارض یدل علیه ما فی الذخیرۃ حیث نقل عن الاصل الکراھة فی الاول، ثم قال: فان کانت الوسادۃ موضوعة علی الارض و کان یسجد علیھا جازت صلاته قد صح ان ام سلمة کانت تسجد علی مرفقة موضوعة بین یدیھا لعلة کانت بھا ولم یمنعھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من ذٰلك اھـ فان مفاد ھٰذہ المقابلة والاستدلال عدم الکراھة فی الموضوع علی الارض المرتفع ثم رأیت القھستانی صرح بذٰلك"

یعنی بحر میں فرمایا کہ محیط میں اس کراہت پر نبیِ مکرم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نَہی کی بناء پر اِستِدلال کیا گیا ہے اور وہ نَہی کراہتِ تحریمی پر دلالت کرتی ہے...اھ۔اور نہر الفائق میں بھی اسی کی پیروی کی ہے۔علّامہ شامی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں کہ"میں کہتا ہوں" کہ کراہت اس صورت پر محمول ہے کہ جب سجدہ کے لئے کوئی چیز پیشانی کی طرف اُٹھائی جائے، برخلاف اس صورت کے کہ جب وہ چیز زمین پر رکھی ہو(اس صورت میں یہ کراہت نہیں ہے)ذخیرہ کی عبارت بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے چنانچہ انہوں نے پہلی صورت کے متعلق"اصل" سے کراہت کا قول اسی پہلی صورت کے بارے میں نقل کیا اور پھر فرمایا:"تو اگر تکیہ زمین پر رکھا ہوا ہو اور مریض اس پر سجدہ کرے تو نماز درست ہو جائے گی کہ صحیح حدیث میں ہے کہ اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیماری کی وجہ سے سامنے زمین پر رکھے ہوئے تکیہ پر سجدہ فرماتی تھیں اور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں اس سے منع نہیں

فرمایا...اھ۔(یہ نقل کرنے کے بعد علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں:) تو صاحب ذخیرہ کا اس صورت کو صورتِ اول کے مقابل ذکر کرنا پھر حدیثِ اُمِّ سَلَمَہ سے اِستِدلال کرنے کا مَفاد یہ ہے کہ زمین پر رکھی ہوئی کسی بلند چیز پر سجدہ کرنا مکروہ نہیں ہے، پھر اسی بات کی تصریح میں نے قُہُستانی میں بھی ملاحظہ کی (جو مجمع الانہر کے حوالے سے میں نے اوپر ذکر کی ہے۔فضیل رضا)۔

اور ''دُر'' کی عبارت ''الا ان یجد قوۃ الارض'' کے تحت علامہ شامی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا:''هذا الاستثناء مبنى على أن قوله: ولا يرفع إلخ شامل لما إذا كان موضوعًا على الأرض وهو خلاف المتبادر بل المتبادر كون المرفوع محمولًا بيده أو يد غيره، وعليه فالاستثناء منقطع لاختصاص ذلك بالموضوع على الأرض ولذا قال الزيلعي: كان ينبغي أن يقال إن كان ذلك الموضوع يصح السجود عليه كان سجودًا و إلا فإيماء اهـ وجزم به في شرح المنية. واعترضه في النهر بقوله وعندي فيه نظر لأن خفض الرأس بالركوع ليس إلا إيماء و معلوم أنه لا يصح السجود بدون الركوع ولو كان الموضوع مما يصح السجود عليه.اهـ.''

یعنی یہ اِستثناء اس صورت پر مبنی ہے کہ مَتن کی عبارت ''ولا یرفع'' زمین پر رکھی ہوئی چیز پر سجدہ کرنے کی صورت کو بھی شامل ہو جبکہ یہ خلافِ متبادر ہے، بلکہ متبادر صورت یہ ہے کہ وہ بلند چیز کہ جس پر سجدہ کیا ہے خود نمازی کے یا کسی اور شخص کے ہاتھ میں بلند ہو اور اس تقدیر پر زمین پر رکھی ہوئی چیز کے ساتھ اس کے

خاص ہونے کی وجہ سے یہ اِستثناء مُنقَطِع ہے، اسی لئے امام زَیْلَعی عَلَیْهِ الرَّحْمَة نے فرمایا: مناسب ہے کہ یوں کہا جائے کہ اگر اس رکھی ہوئی چیز پر سجدہ کرنا درست ہے تو وہ سجدہ ہے ورنہ اشارہ...اھ۔اسی پر شرح منیہ میں جزم فرمایا،اور نہر میں علامہ زیلعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی اس عبارت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ میرے نزدیک اس میں نظر ہے کیونکہ رکوع کے لئے پَست ہونا اشارہ ہی ہے اور یہ بات بھی مخفی نہیں کہ رکوع کے بغیر سجدہ درست نہیں اگرچہ وہ ایسی چیز پر کیا جائے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو...اھ۔

(یعنی جب رکوع کرنا حقیقتاً نہ پایا گیا اس کا اشارہ ہی مُتَحَقَّق ہے تو سجدہ کے بارے میں یہ تفصیل کرنا کہ "موضوع علی الارض" اگر ایسی چیز ہے کہ اس پر سجدہ ہوسکتا ہے تو سجدہ درست نہیں کہ حقیقتاً رکوع کے بغیر حقیقتاً سجدہ نہیں پایا جاتا اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ اس پر سجدہ کرنا درست ہو۔ فضیل رضا)

مزید علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِی اپنی تحقیق درج فرماتے ہیں کہ "اقول الحق التفصیل و هو انه ان کان رکوعه بمجرد ایماء الرأس من غیر انحناء و میل الظهر فهذا ایماء لا رکوع فلا یعتبر السجود بعد الایماء مطلقًا و ان کان مع الانحناء کان رکوعًا معتبرًا حتی انه یصح من المتطوع القادر علی القیام فحینئذ ینظر ان کان الموضوع مما یصح السجود علیه کحجر مثلًا ولم یزد ارتفاعه علی قدر لبنة اولبنتین فهو سجود حقیقی فیکون راکعًا ساجدًا لا مومئًا حتی انه یصح اقتداء

القائم به واذا قدر فی صلاته علی القیام یتمها قائمًا وان لم یکن الموضوع کذلك یکون مومئًا فلا یصح اقتداء القائم به واذا قدر فیها علی القیام استانفها بل یظهر لی أنه لو کان قادرًا علی وضع شئ علی الأرض مما یصح السجود علیه أنه یلزم ذلك لأنه قادر علی الرکوع والسجود حقیقة ولا یصح الإیماء بهما مع القدرة علیهما بل شرطه تعذرهما کما هو موضوع المسئلة.“(علامہ شامی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں:)”میں کہتا ہوں:“اس مسئلہ میں حق بات یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر رکوع میں محض سر سے اشارہ کیا اس کے ساتھ پُشت کو جُھکائے بغیر تو یہ اشارہ ہے حقیقتاً رکوع نہیں تو رکوع کے اشارہ کے بعد مُطلقاً حقیقی سجدہ مُعْتَبَر نہیں اور اگر رکوع میں پُشت کو جُھکایا بھی تو یہ رکوع حقیقتاً معتبر ہے حتّٰی کہ قیام پر قادر شخص کیلئے نَفْل نماز میں اس کی مطلقاً اجازت ہے۔تو اس وقت دیکھا جائے گا کہ اگر وہ زمین پر رکھی چیز ایسی ہے کہ جس پر سجدہ کرنا درست ہے مثلاً پتھر پر کیا اور وہ ایک یا دو اینٹوں سے زیادہ بلند بھی نہیں تو اس پر کیا جانے والا سجدہ حقیقی سجدہ ہے اور نمازی اشارہ کرنے والا نہیں رکوع وسجدہ کرنے والا قرار پائے گا حتّٰی کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے لئے ایسے کی اقتداء کرنا صحیح ہے، اور جب وہ دورانِ نماز قیام پر قادر ہو جائے تو بقیہ نماز کھڑے ہو کر مکمل کرے گا (نئے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں)، اور اگر وہ زمین پر رکھی ہوئی چیز ایسی ہے کہ جس پر حقیقتاً سجدہ درست نہیں ہوسکتا تو اب یہ اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہوگا لہٰذا اب قائم اس کی اقتدا نہیں کرسکتا اور اگر یہ دورانِ نماز

قیام پر قادر ہوجائے تو نماز دوبارہ نئے سرے سے پڑھے گا، بلکہ میرے لئے تو یہ بات ظاہر ہورہی ہے کہ اگر کوئی شخص زمین پر ایسی چیز کہ جس پر سجدہ صحیح ہو رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے تو اس پر ایسا کرنا لازم ہے کہ یہ شخص حقیقتاً رکوع وسجود پر قادر ہے اور ان پر قادر ہوتے ہوئے اشارہ کرنا درست نہیں ہوتا کہ اشارہ کی اجازت رکوع وسجود دونوں کے تَعَذُّر کے وقت ہے جیسا کہ مسئلہ کا موضوع ہی یہ ہے۔[1]

حاصل یہ کہ علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی اس تحقیقِ اَنِیق سے جو قولِ فیصل کا درجہ رکھتی ہے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حدیث شریف کی ''نَہی'' اس پر محمول ہے کہ جب کوئی چیز نمازی کے یا کسی دوسرے کے ہاتھ میں بلند ہو اور اس پر نمازی سر رکھے نہ کہ زمین پر رکھی ہوئی چیز پر۔ یونہی ''دُر'' کی وَہم میں ڈالنے والی عبارت ''الا ان یجد قوۃ الارض'' سے پیدا ہونے والے اس مفہوم کو کہ ''فلا یرفع'' کہنا زمین پر رکھی ہوئی بلند چیز کو بھی شامل ہے، خلافِ مُتَبادِر قرار دینا اور مفہومِ مُتبادِر کی صراحت کرنا کہ مُصَلّی کے اپنے ہاتھ میں یا دوسرے کے ہاتھ میں کوئی چیز مرفوع ہونا ہی ''یرفع'' کا مَحْمَل ہے، اس سے بخوبی ظاہر ہوجاتا ہے کہ زمین پر رکھی ہوئی کسی چیز پر سر رکھنا اس ''نَہی'' کی بناء پر مکروہِ تحریمی وگناہ نہیں ہے، اگر بارہ اُنگل تک اونچی چیز ہو تو اس پر سجدہ کرنا سجدۂ حقیقی ہی کہلاتا ہے جب تک اس پر قدرت ہو اشارہ کرنا کفایت نہیں کرتا نماز نہیں ہوتی اور اس سے اونچی چیز جیسا کہ کرسی کے ساتھ لگے ہوئے تختہ ہوتے ہیں اس پر سر رکھنا اشارہ کرنے ہی کے زُمرے میں آتا ہے اگرچہ اشارہ کرنے والے کو اس طرح کرنا نہیں چاہئے مگر

[1] ……رد المحتار، ۲ / ۶۸۵، ۶۸۶.

اس کا ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہرگز نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن فضیل رضا القادری العطاری عفا عنہ الباری

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱٤۳٦ھ / 20 مارچ 2015ء

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵٦ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱٤۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱٤۱٤ھ
سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱٤۲۱ھ
ملتقی الابحر	علامہ ابراہیم بن محمد حلبی، متوفی ۹۵٦ھ	کوئٹہ
مجمع الانہر	علامہ عبدالرحمٰن بن محمد بن سلیمان کلیبولی، متوفی ۱۰۷۸ھ	کوئٹہ
بحرالرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ، ۱٤۲۰ھ
حلبی کبیر	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی، متوفی ۹۵٦ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
تنویر الابصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی، متوفی ۱۰۰٤ھ	کوئٹہ
درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	کوئٹہ
رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	کوئٹہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳٤۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۱٤۱۸ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳٦۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱٤۳۵ھ

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزاریے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-506-3
0125249
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net